مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلھم

درسِ حدیث

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہِ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مُسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

عرفاً اور شرعاً ازواج مطہرات اہلِ بیت ہیں
باقی حضرات کو احادیث کی وجہ سے اہلِ بیت کہا جاتا ہے
حضرت علیؓ کو حضرت فاطمہؓ پر نکاح کی ممانعت اور اس کی وجہ
حضرت حسنؓ ــــ لاڈ پیار اور دُعا

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین: مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۴۳ سائیڈ بی ۔ ۸۴-۵-۱۱

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت حسنؓ کو آپ نے اپنے مونڈے پر اُٹھا رکھا ہے اور یہ فرما رہے ہیں کہ اللھم انی احبہ فاحبہ[1] خداوندا میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اُسے اپنا محبوب بنائے رکھ۔ ایک دفعہ کی بات ہے حضرت ابوہریرہؓ یہ نقل کرتے ہیں کہ

حضرت حسنؓ لاڈ پیار اور دُعا: میں ایک دن دِن کے کسی حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

[1] مشکوٰۃ ص ۵۶۸

ساتھ نکلا آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مکان کے قریب تک پہنچے وہاں آپ نے آواز دی اثم لکع اثم لکع کہ یہاں بچّہ ہے بچّہ ہے؟ مُراد تھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ تو بس تھوڑی سی دیر گزری ذرا سا وقت گزرا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ایک دوسرے کے گلے لگ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا دی کہ خداوند کریم میں انہیں محبوب رکھتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ واحب من یحبہ [1] اور جو ان سے محبّت رکھتا ہو تو اُس کو بھی محبوب رکھ۔

کالی کملی اور اہلِ بیت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نقل فرماتی ہیں کہ ایک دن آپ باہر صحن میں تشریف لائے۔ بظاہر یہ ہے کہ گھر کے صحن میں آپ کے اُوپر ایک چادر تھی وہ چادر ایسی تھی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے کجاوے کی شکل کے، وہ چادر اُونی تھی اور اُس کا رنگ سیاہ تھا۔ حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ وہاں آئے، تو آپ نے اُنھیں اُس چادر میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اُنھیں داخل کرلیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اُنھیں داخل کرلیا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اُنھیں بھی اس میں داخل کرلیا اور پھر یہ دُعا دی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت یہ کلمات ارشاد فرمائے کہ اللہ تعالٰی یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارے اُوپر سے جو رجس ہے گناہ کے اثرات ہیں وہ ہٹادے ــــ و یطھرکم تطھیرا [2] اور تم سب کو پاکیزہ بنادے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور مجھے حضرت عائشہ رضؓ کے اس حدیث میں یہ کلمات بڑے اچھے لگتے ہیں بڑے ہی مُبارک ہیں یہ سارے کلمات کہ ہم یعنی ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے۔ عندہ فاقبلت فاطمہ رضؓ اتنے میں حضرت فاطمہ رضؓ آگئیں۔ ما تخفی مشیتھا من مشیتِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اُن کی چال واضح طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کے مشابہ تھی۔ قدرتی طور پر مشابہت ہوتی ہے بعضوں کی بعضوں کے ساتھ۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۶۸ [2] ایضاً ص

اولاد کے آنے پر مسرّت کا انداز

جب آپ نے دیکھا تو یہ جملہ فرمایا مرحبا بابنتی میری بیٹی مرحبا یہ جملہ فرمایا۔ مرحبا کا مطلب ہے تمہارے لیے بہت جگہ وسیع جگہ ہے، دل میں بھی جگہ ہے ویسے بھی جگہ ہے تو یہ عرب لوگ بہت استعمال کرتے تھے۔ پھر آپ نے انہیں اپنے قریب بٹھا لیا پھر موقع ملا تو کوئی بات سرگوشی کے طور پر فرمائی کہ وہی سُن سکیں دوسرا کوئی نہ سُن سکے۔ ثم سارھا فبکت بکاء شدیدا وہ رونے لگیں اور بہت زیادہ رونے لگیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا کہ ان پر تو یہ اثر ہوا ہے یہ بہت رو رہی ہیں تو پھر دوبارہ آپ نے کوئی بات اسی طرح مخفیۃً فرمائی ثم سارھا ثانیًا فاذا ھی تضحك حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ ہنس رہی تھیں یا تو یہ حال تھا کہ رو رہی تھیں وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر خوب بکاء شدید یا یہ ہوا کہ ہنسنے لگیں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے اُٹھ کر تشریف لے گئے تو میں نے ان سے پوچھا عمّا سارك کیا بات تھی جو بڑے راز کے ساتھ تم سے کہی خُفیہ کہی۔

راز کی حفاظت

تو انہوں نے جواب دیا کہ ماکنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز کھولنے والی نہیں میں نہیں کہہ سکتی۔ کچھ عرصہ بعد ایسا ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا سے رُخصت ہوگئے۔

حضرت عائشہ رضؓ کا حضرت فاطمہ پر مان

جب وفات ہوگئی قلت عزمت علیك بما علیك من الحق میں تمہیں واسطہ دیتی ہوں یا قسم دیتی ہوں اُس حق کی جو میرا تمہارے اُوپر ہے یعنی ماں ہونے کا رشتہ بنتا ہے لمّا اخبرتینی تم مجھے ضرور بتاؤ گی کہ کیا بات تھی تو انہوں نے کہا اما الآن فنعم اَب میں بتا سکتی ہوں جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بُلا کر پہلی دفعہ بالکل سرگوشی میں بات کی تھی تو مجھے آپ نے یہ بتایا کہ حضرت جبریل علیہ السّلام مجھ سے ہر سال قرآن پاک دوہرایا کرتے تھے گردان کیا کرتے تھے لیکن یہ سُننا سُنانا قرآن پاک کا ایک دفعہ ہوتا تھا۔ اور اس دفعہ انہوں نے مجھ سے دو دفعہ قرآن پاک سُنا اور سُنایا اور میرا اندازہ یہ ہے ولا اری الاجل الا قد اقترب کہ میری وفات جو ہے قریب آگئی ہے فاتقی اللہ

واصبری تو اللہ سے تقوٰی اختیار کرے رکھنا اور صبر کرنا فانی نعم السلف انا لکِ (اور) مَیں تم سے پہلے وہاں (آخرت میں) چلا جاؤں تو مَیں وہاں تمہارے لیے بہتر ہوں وہ فرماتی ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ بات کہی تھی تو اُس پر تو مجھے رونا آیا تھا فبکیت لیکن جب آپ نے میری بے چینی دیکھی فلما رای جزعی سارّنی الثانیۃ" تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے دوبارہ پھر سرگوشی کے انداز میں بات کی اور یہ فرمایا یا فاطمہ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء اھل الجنۃ" تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں وہاں اللہ کے یہاں یہ درجہ دیا جائے یا یہ لقب دیا جائے یا یہ خطاب دیا جائے کہ سیدۃ النساء اہل الجنہ یا سیّدۃ النساء المؤمنین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ بھی بتایا کہ انی اول اھل بیتہ اتبعہ مَیں آپ کے گھر والوں میں آپ کے بعد سب سے پہلے پیچھے پیچھے جاؤں گی دُنیا سے تو یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے خوشی کی تھی کہ ان سے جدائی زیادہ دنوں کی نہیں رہے گی بلکہ سب رشتہ داروں میں سب گھر والوں میں سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عالمِ آخرت میں ملاقات میری ہی ہوگی مَیں جاؤں گی اس پر میں ہنسی تھی تو رونا اور ہنسنا جس وجہ سے تھا اس کی وجہ یہ تھی ۔ یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کر رہی ہیں۔ اس سے ان کے تعلقات کا بھی اندازہ کیجیے کہ کتنے زیادہ گہرے اور اچھے تعلقات تھے ۔

نبی علیہ السّلام کا حضرت عائشہ رضؓ سے تعلق

ایک دفعہ ایک بات چل رہی تھی اس میں کچھ ازواجِ مطہرات نے حضرتِ عائشہ رضؓ کے بارے میں ایک بات منوانی چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے تو اُنھوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ بات کیجیے اِنھوں نے بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ جو چیز مجھے محبوب ہے وہ تمہیں محبوب نہیں ہے ؟ اُنھوں نے کہا کہ مجھے محبوب ہے تو پھر آپ نے فرمایا کہ مجھ سے عائشہ رضؓ کے بارے میں کوئی بات نہ کرو تو وہ واپس چلی آئیں ۔ پھر ازواجِ مطہرات نے (دوبارہ) کہا کہ جائیے اور اب یہ بات کیجیے تو اُنھوں نے منع کر دیا نہیں گئیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت

---

۱ مشکوٰۃ ص ۵۶۸ ۲ مشکوٰۃ ۵۷۳

عائشہ رضی اللہ عنہا کا جو تعلق تھا وہ بہت زیادہ اچھا تھا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا اور ویسے مجلسوں میں بھی ارشاد فرمایا ہوگا کہ فاطمۃ بضعۃ مِنّی کہ فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے فمن اغضبھا اغضبنی جو انہیں ناراض کرے گا اُس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یریبنی ما ارابھا و یوذینی ما اذاھا [1] جو بات اُن کو بُری لگے گی مجھے بھی لگے گی کہ جو چیز انہیں تکلیف پہنچائے گی مجھے بھی تکلیف پہنچائے گی۔ یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے اتنا زیادہ تعلق تھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ جو چیز اُن کو تکلیف پہنچائے گی اُس چیز سے مجھے بھی تکلیف ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح کرنے کی ممانعت اور اسکی حکمت

لہٰذا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منع کر دیا تھا کہ وہ رشتہ نہ کریں اور اگر کرنا چاہتے ہیں تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ دیں پھر کرلیں وجہ اس کی یہی تھی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی اور وہ تکلیف جو ہے وہ ایک اُمتی کے لیے ایمان کا خطرہ ہو جاتا ہے اس سے وہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور لڑکی جو دوسری ہوتی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سوکن اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں کے ایمان کے لیے بُری بات ہوتی اس واسطے آپ نے منع فرمادیا اور فرمایا کہ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتا اگر وہ نکاح کرنا چاہتے ہی ہیں تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں پھر نکاح کرلیں، میں حلال کو حرام۔ حرام کو حلال بھی نہیں کر رہا۔ یہ بھی نہیں کہتا کہ بُری بات ہے منع ہے لیکن بات یہ ہے کہ تکلیف ہوگی اور اِن کے (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے) انداز سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام ازواجِ مطہرات بھی خوش تھیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے۔ یعنی مزاج اس قسم کا تھا کہ جیسے بالکل اپنے کام سے کام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق۔ باقی کسی کی بھلائی بُرائی میں وہ بالکل نہیں پڑتی تھیں۔ کہیں بھی ذکر نہیں آتا کہ انہوں نے ازواجِ مطہرات کی کسی چیز میں مداخلت کی ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت یا محبت جو تھی وہ بہت زیادہ تھی۔ روایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ عادتِ طیبہ یہ تھی کہ جب سفر سے تشریف لاتے تھے تو مسجد میں نماز پڑھ کر پھر گھر میں تشریف لے جاتے اور گھر میں پہلے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۶۸

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہوتے ہوئے تشریف لے جاتے تھے۔ محل وقوع بھی ایسے ہی تھا مکانات یا کمرے جو بنے ہوئے تھے وہ بھی اسی طرح کے بنے ہوئے تھے پہلے اُن کا ہی کمرہ آتا تھا، اس کا صحن اور بعد میں اپنی ازواجِ مطہرات کے کمرے اور اُن کا صحن تو اس طرح سے آپ کرتے تھے۔

مباہلہ اور اہلِ بیت

حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آیت اُتری تھی ابنائنا و ابنائکم[1] اہلِ کتاب سے مباہلہ کے موقع پر مباہلہ کا مطلب یہی ہے جو آیت میں آتا ہے کہ تم بھی بلالو سب گھر والوں کو ہم بھی اپنے گھر والوں کو بُلا لیتے ہیں اور دُعا کیے لیتے ہیں کہ جو جھُوٹا ہو اُس پر خُدا کی لعنت اور پھٹکار ہو یہ دُعا مانگتے ہیں۔ فنجعل لعنت اللّٰہ علی الکاذبین تو وہ لوگ جو آئے تھے وہ عیسائی تھے ان لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نبی ہیں پھر تو ہم برباد ہو جائیں گے اس لیے یہ نہیں کرتے ہاں جو یہ فرماتے ہیں وہ بات پُوری کر لو تو اُنھوں نے مباہلہ نہیں کیا لیکن جب آپ نے مباہلہ کے لیے تیاری فرمائی تو یہ طریقہ اختیار کیا کہ حضرت علی رضؓ کو بُلایا، حضرت فاطمہ رضؓ کو بُلایا، حسنؓ کو بلایا حسینؓ کو بُلایا اور پھر یہ کہا کہ اللّٰھم ھؤلاء اھل بیتی خُداوندا یہ میرے گھر والے ہیں۔

حقیقی اہلِ بیت

گھر والے تو ہمیشہ سے بیوی وغیرہ کو کہتے ہیں مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حدیثوں کی وجہ سے یہ بھی گھر والے بن گئے۔ یعنی مزید یہ بھی آپ کے گھر والے ہُوتے۔ اور اس طرح کی روایتیں بہت سی ہیں نیز قرآن پاک کی جو آیت ہے۔ اھل البیت و یطھرکم تطھیرا اس کی تفسیر میں بھی یہ حضرات آگئے۔ تو اس بنا پر ان حضرات سے سارے اہلِ سُنّت محبت رکھتے ہیں اور ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں اور جو اُن کے نسب میں جواب تک چلا آرہا ہے اگر معلوم ہو جائے تو اس کی تعظیم بھی کی جاتی ہے اور وجہ اس کی اس قسم کی حدیثیں ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو اپنا گھر والا اور ان کو اپنی اولاد شمار کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں ان حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین)

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۶۸